سوال

(351)مباشرت کرنے والے کا میت کو لحد میں اتارنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحیح بخاری کتاب الجنائز ''باب من یدخل قبر المرأۃ'' میں وارد حدیث میں :

(1)البانی حفظہ اللہ تعالیٰ کا موقف ''احکام الجنائز'' میں بظاہر حدیث کے مطابق ہے کہ جس نے رات اپنے اہل سے مقاربت کی ہے وہ اس کو قبر میں نہیں اتار سکتا۔ اس کی تفصیل کیا ہے ؟

(2)اس میں حکمت کیا ہے ؟

(3)کیا حدیث اپنے ظاہر پر محمول کی جائے گی ؟

(4)بعض روایات کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دفن کے لیے آگے بڑھ رہے تھے لیکن یہ سن کر رک گئے کیا رسول اللہ ﷺ کا کوئی مخصوص اشارہ تھا ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

(1)امام بخاری رحمہ اللہ الباری صحیح میں باب منعقد فرماتے ہیں ''بَابٌ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ'' پھر انس رضی اللہ عنہ کی حدیث درج فرماتے ہیں :

«قَالَ : شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ ا ِ ﷺ وَرَسُوْلُ ا ِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ ، فَقَالَ : هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ ؟ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ : أَنَا ۔ قَالَ : فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا ۔ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا ، فَقَبَرَهَا ۔ قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ : قَالَ فُلَيْحٌ : أَرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ ۔ قَالَ أَبُوْ عَبْدِا ِ : لِيَقْتَرِفُوْا أَيْ لِيَكْتَسِبُوْا»

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کی بیٹی کو حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے پس میں نے دیکھا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہے کوئی تم میں سے جس نے آج رات مقارفت نہیں کی تو ابو طلحہ نے عرض کیا میں نے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر میں اتر۔ پس وہ قبر میں اترا اور آپ ﷺ کی بیٹی کو دفن کیا کہا ابن مبارک نے کہا فلیح نے میں سمجھتا ہوں آپ ﷺ گناہ مراد لے رہے تھے کہا ابو عبداللہ نے لیقترفوا کا معنی ہے تاکہ وہ کمائیں''

بعض روایات میں وارد الفاظ «لَا يَدْخُلُ الْقَبْرَ أَحَدٌ قَارَفَ أَهْلَهُ الْبَارِحَةَ» ''نہ داخل ہو قبر میں کوئی جس نے اپنے اہل سے گذشتہ رات مقارفت کی ہو'' اس حدیث میں مقارفت سے بیوی یا

لونڈی کے ساتھ مجامعت مراد ہونے کا قرینہ نہیں کیونکہ اس کی بنیاد ابن حبیب کا قول :

«اَلسِّرُّ فِی اِیْثَارِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ کَانَ قَدْ جَامَعَ بَعْضَ جَوَارِیِهِ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ فَتَلَطَّفَ ﷺ فِیْ مَنْعِهِ مِنَ النُّزُوْلِ فِیْ قَبْرِ زَوْجَتِهِ بِغَیْرِ تَصْرِیْحٍ»

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ترجیح دینے میں رازیہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لونڈی سے اس رات جماع کیا تھا تو نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کی قبر میں اترنے سے منع کرنے میں نرمی کی بغیر تصریح کے'' مگر اس رات عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک مملوکہ لونڈی کے ساتھ مجامعت کا ثبوت ؟ پھر لفظ ''اہل'' کو بیوی یا لونڈی کے ساتھ مخصوص کرنے کی دلیل ؟ تو مقصد یہ ہوا کہ میت کو قبر میں وہ اتارے جس نے اپنے اہل و عیال کے سلسلہ میں اس رات کوئی تقصیر وکوتاہی نہ کی ہو۔

(2) بظاہر حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ میت کو قبر میں اتارنے سے قبل قریب زمانہ میں انسان کا ارتکاب تقصیر وکوتاہی سے مبرا ہونا نیک فال ہے باقی حکمت معلوم نہ بھی ہو تو کوئی بات نہیں اصل وبنیادی چیز حکم ہے اور وہ معلوم ہے دیکھئے وضوء کرلینے کے بعد ہوا خارج ہو تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے اب سارے اعضائے وضوء دھوئے جائیں گے مگر جہاں سے ہوا خارج ہوئی اس کو نہیں دھویا جاتا اس میں کیا حکمت ہے ؟ غور فرمائیں ؟

(3) قراف ومقارفت دونوں معنوں میں مشترک ہے جو معنی حدیث میں مراد ہے امام بخاری نے اس کی وضاحت فرما دی ہے مشترک کے تمام معانی ظاہر ہی ہوتے ہیں صرف اس کے معانی متعددہ حقیقیہ سے کسی ایک معنی کی تعیین کے لیے قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے قراف ومقارفت جماع کے معانی میں اس وقت آتے ہیں جب ان کا مفعول بہ مرأۃ یا امرأۃ یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ ہو۔

(4) یہ چیز بعض روایات میں آئی اس روایت کو بخاری نے التاریخ الاوسط میں اور حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا ہے جو بعض اوہام پر مشتمل ہے جس سے اس کی استنادی حیثیت واضح ہو رہی ہے پھر دیکھیں رسول اللہ ﷺ بذات خود اس موقع پر موجود تھے مگر خود قبر میں نہیں اترے نہ ہی اپنی بیٹی کو قبر میں اتارا آیا یہ بھی تھا کوئی مخصوص اشارہ ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

جنازے کے مسائل ج1ص 259

محدث فتویٰ